MOCK 3

DATE: (1) DAY:

سوال نمبر 1

اسلام کے بنیادی عقائد

تعارف

اسلام تمام مذاہب عالم میں ممتاز دین ہے۔ یہ ممتازیت اسلام کو اسکے بنیادی عقائد کی بناء پر حاصل ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد میں توحید، رسالت، آخرت اور مرنے کے بعد زندگی پر ایمان لانا اور دین میں وسعت تسلیم کرنا ہے۔ عقیدہ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ جس سے مراد تمام انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جائیں گا جہاں ان کے اعمال کا حساب کتاب کیا جائے گا۔ اور اسکے مطابق انہیں جزا یا سزا دی جائے گی۔

۱۔ توحید

توحید اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ یہ اسلام میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ اسلام کے تمام عقائد اور تمام عبادات کا سرچشمہ عقیدہ توحید ہے۔ عقیدہ توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا، اسے اس دنیا کا خالق اور مالک ماننا اور اسکی ذات اور اسکی صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ ۔ (البقرہ)

بے شک تمہارا پروردگار پروردگار واحد ہے۔

اسی طرح قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانے کو ظلم عظیم کہا گیا۔ ارشاد ہے۔

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۔

بے شک شرک عظیم ظلم ہے۔

عقیدہ رسالت

عقیدہ رسالت بھی اسلام کے بنیادی
عقائد میں سے ہے۔ عقیدہ رسالت سے مراد حضرت محمدؐ کو
اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور پیغمبر ماننا ہے اور اس بات کا
یقین کرنا کہ آپؐ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔ ارشاد
باری تعالیٰ ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۔ (الاحزاب)

محمدؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں
اور اللہ کے رسولؐ ہے اور آخری نبی ہے۔

عقیدہ آخرت

عقیدہ آخرت بھی اسلام کے
بنیادی عقائد میں سے ہیں۔ عقیدہ آخرت سے مراد
یہ ہے کہ تمام انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔
وہاں وہ اللہ کے حضور پیش کیے جائیں گے اور ان کا
حساب کتاب لیا جائے گا اور پھر ان کے کیے گئے اعمال
کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی۔ عقیدہ آخرت
اسلام کے بنیادی ترین عقائد میں سے ہے

۱) عقیدہ آخرت بنیادی عقیدہ

عقیدہ آخرت
اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے اور اس لیے اسے اسلام
کے بنیادی عقائد کے مطابق بیان فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ
سورۃ بقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

[redacted]

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ، وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

اور وہ جو ایمان لاتے اس پے جو تم پر نازل کیا یا رسول پر جو ان سے پہلے نازل کیا اور جو آخرت پر یقین کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یعنی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے رب کی طرف سے ہدایت ملی اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں

یعنی کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آخرت کے اوپر یقین رکھنے کو بنیادی عقیدہ قرار دے کر اسے ہدایت اور کامیابی کا راستہ قرار دیا جس کے بغیر کامیابی ملنا نا ممکن ہے۔

2 عقیدہ آخرت اور جزا و سزا کا عمل

عقیدہ آخرت

جزا و سزا کا دن ہے۔ جس میں مکمل طور پر حساب و کتاب کیا جائے گا۔ اور انصاف کا مکمل نظام کیا جائے۔ برے اعمال کرنے والوں کو ان کے برے اعمال کے مطابق سزا دی جائے گی اور اچھے اعمال کرنے والوں کو ان کے عمل کے مطابق جزا اور انعام دیا جائے گا۔ یہ نظام اتنا متوازن ہوگا کہ اس میں رتی برابر بھی کمی بیشی نہ کی جائے گا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَه

جو ذرہ برابر اچھائی کرے اسکا بدلہ پائے گا

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَه

جو ذرہ برابر برائی کرے اسکا بدلہ پائے گا

3- عقیدہ آخرت امید کی کرن

عقیدہ آخرت:
مسلمانوں کو امید کی کرن بخشتی ہے۔ یہ مظلوم کو امید اور جینے کی آس دیتی ہے اور ظالم کو اسکے انجام سے باز رہنے کا درس دیتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ

بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے

اسلامی عقائد اور معاشرے کی اصلاح

1- خودداری کا درس

اسلامی عقائد بالعموم اور عقیدہ توحید بالخصوص انسان میں خودداری کی صلاحیت پیدا کر کے معاشرے کو مستحکم بناتے ہیں۔

2- بہادری کا درس

یہ عقائد ایک معاشرے میں بہادری جیسی صفات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

3- اخوت و رواداری

یہ عقائد انسان میں اخوت و رواداری کے جذبے کو فروغ دے کر ایک معاشرے کو پر امن اور مستحکم بناتے ہیں۔

4- تقویٰ کا فروغ

یہ عقائد انسان میں تقویٰ جیسی صفات کو فروغ دیتے ہیں اور معاشرے کو پاکیزہ

بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۵ مساوات و بھائی چارے کا فروغ

اسلام کے عقائد
بھائی چارے اور مساوات کو فروغ دے کر ایک معاشرے کو مثالی معاشرہ بناتے ہیں۔

حاصل بحث

اسلام کے عقائد اسکی ممتاز حیثیت کا باعث ہیں۔ اسلام کے بنیادی عقائد جیسا کہ عقیدہ توحید، عقیدہ آخرت اور عقیدہ رسالت انسان کی اندر بہترین خوبیاں پیدا کر کے ایک معاشرے کو مستحکم اور پرامن معاشرہ بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں

سوال نمبر

نماز

نماز اسلام کی اہم ترین عبادات میں سے ایک اہم عبادت ہے۔ نماز فرض عبادات میں سے ہیں۔ اسلام میں بنیادی عقائد کے بعد عبادات میں سے نماز پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں دن میں پانچ وقت نماز فرض کی گئی ہے۔ قرآن و سنت اور اسوہ حسنہ کے مطالعے سے ہمیں نماز کی بے انتہا اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ نماز کے انسان کی زندگی کے ہر پہلو پر نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

قرآن و سنت کی روشنی میں نماز کی اہمیت

قرآن و سنت

میں نماز پر بے انتہا زور دیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں مسلمانوں کو متعدد مقامات پر نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

قرآن پاک میں ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار نماز کا حکم دیا گیا ہے۔

اسکے علاوہ حدیث مبارکہ میں بھی نماز کے متعلق کئی جگہوں پہ زور دیا گیا ہے۔ جیسا کہ

"نماز مومن اور کافر کے درمیان فرق ہے" - مفہوم حدیث

گویا اس حدیث کی مطابقت سے نماز کو ایک کافر اور مسلمان کے درمیان تفریق کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

نماز کے سماجی روحانی اور اخلاقی اثرات

نماز ایک فرد کی زندگی کے ہر پہلو پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔ اسکے نہ صرف سماجی اثرات ہیں بلکہ یہ ایک انسان کی زندگی کے اخلاقی پہلو اور اسکی روحانی زندگی پر بھی بے تحاشہ اثرات مرتب کرتی ہیں یوں نماز ایک مستحکم اور پرامن معاشرے کے قیام میں بے انتہا اہم کردار ادا کرتی ہیں

نماز کے سماجی اثرات

1) نظم و ضبط کی پابندی

نماز انسان کو نظم و ضبط کا پابند بنادیتی ہے۔ جب ایک انسان دن میں پانچ وقت وقت کی پابندی سے نماز ادا کرتا ہے۔ پابندی سے مسجد جاتا ہے اور مسجد کے نماز کے تمام احکامات ایک امام کے پیچھے کھڑا ہوتا ہوتا ہے تو گویا وہ نظم و ضبط کی مشق کر رہا ہوتا ہے جو اسے عملی زندگی میں نظم و ضبط کا پابند بناتی ہے۔

2) پابندی وقت

نماز پابندی وقت کا درس دیتا ہے۔ انسان پر پانچ نمازیں مقررہ اوقات میں فرض کی گئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

بے شک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں فرض کی گئی ہے

گویا مسلمان جب پابندی سے نماز ادا کرتا ہے تو ایک طرف تو وہ قرآن پاک کے اس حکم کی تعمیل کرتا ہے تو دوسری طرف وہ ایک سماج میں پابندی وقت جیسی نعمت سے بھی سرشار ہوجاتا ہے۔

3 - نماز اور سماجی روابط

اسی طرح نماز ایک معاشرے میں سماجی رابطے کا بھی ذریعہ بنتی ہے۔ جب مسلمان پانچ وقت ایک مسجد کی چھت کے نیچے اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کا حال احوال پوچھتے اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ

کے ساتھی بن جاتے ہیں یوں نماز ایک معاشرے میں سماجی رابطے کا ذریعہ بنتی ہے

۴۔ نماز اور سماجی مساوات

اسی طرح نماز ایک معاشرے میں سماجی مساوات کو فروغ دیتی ہے مسلمان جب بلا تفریق رنگ و نسل کے ایک دوسرے کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں تو وہ تمام تفریقات کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور معاشرے میں مساوات جیسی خوبیاں بڑھ جاتی ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

نماز کے روحانی اثرات

۱۔ نماز اور روحانی پاکیزگی

نماز ایک معاشرے میں روحانی پاکیزگی کے فروغ کا سبب بنتی ہے۔ دن میں پانچ وقت پاک ہونا نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ روحانی طور پر بھی انسان کو پاکیزہ بنا دیتا ہے۔

۲۔ نماز اور روحانی ترقی

خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنا انسان کو روحانی طور پر بھی ترقی کے درجات پر فائز کرتا ہے اور ایک انسان اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہے اور روحانی ترقی کی منازل طے کرتا ہے

3- نماز اور اطمینان قلب

اسی طرح نماز اطمینان قلب کا باعث بنتی ہے۔ نماز ذکر اللہ ہی کا ایک حصہ ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

بے شک اللہ کے ذکر سے دل کو سکون ملتا ہے

لہٰذا نماز اطمینان قلب کا ذریعہ اور ذکر اللہ کا ایک طریقہ ہے۔

4- نماز اور مستجاب الدعوة

نماز قبولیت دعا کا سبب بنتی ہے۔ اس سے انسان اپنے رب سے اپنے دل کی بات کہتا ہے اور دعا کو شرف قبولیت حاصل ہوتا ہے

5- قربتِ الٰہی

اس طرح سے نماز قربتِ الٰہی کا بھی اہم ذریعہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ

تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا

گویا نماز اللہ تعالیٰ کا وہ ذکر ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوتی ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی محبت پالیتا ہے۔

5- رضائے الٰہی کا حصول

اسی طرح نماز کے ذریعے انسان رضائے الٰہی کے حصول کو حاصل کر سکتا ہے۔

نماز کے اخلاقی اثرات

1) برائی سے روکتی ہے۔

نماز کا سب سے بڑا اخلاقی اثر یہ ہے کہ یہ بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ اس سلسلے میں فرمان باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ الصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ

بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے

2) محبت میں اضافہ

اسی طرح طرح سے نماز انسان میں محبت کا اضافہ کرتی ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کو فروغ دیتی ہے۔

3) تکبر کا خاتمہ

ایک ہی صف کی صورت کے پیچھے امیر غریب کے فرق کے بغیر نماز کی امام کے پیچھے کا نوں سے کاندھا لگا کر کھڑا ہونا ایک انسان کے اندر سے غرور و تکبر اور ریا جیسی برائیوں کو ختم کرتا ہے۔

حاصل بحث

گویا کہ نماز ایک انسان کے اندر روحانی، اخلاقی اور سماجی خوبیاں اجاگر کر کے اس کے معاشرے کو ایک بہترین معاشرہ بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

سوال نمبر 3

اسلام میں انسانی حقوق اور خواتین کا وقار

تعارف

اسلام ایک کامل دین اور دین فطرت ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں اپنے ماننے والوں کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام ایک دین فطرت ہونے کے ناطے انسان کو انسانی حقوق بلا تفریق رنگ و نسل کے فراہم کرتا ہے۔ اسلام حقوق میں رنگ و نسل و مذہب کی تفریق نہیں کرتا اور نہ ہی جنس کی بنیاد پر ان حقوق میں تفریق کرتا ہے۔ اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولقد کرمنا بنی آدم

اور ہم نے اولاد آدم کو عزت عطا فرمائی

گویا اسلام نے بلا تفریق رنگ و نسل اور جنس کے انسان کو عزت عطا فرمائی۔

۱۔ اسلام میں خواتین کا وقار

۱۔ زندہ رہنے کا حق

اسلام نے عورتوں کو زندہ رہنے کا حق عطا فرمایا۔ اس سے قبل زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو پیدا ہوتے ہی قتل کر دیا جاتا تھا۔ بچیوں کو پیدائش کو ناگوار جان کے انہیں زندہ درگور

کم دیا جاتا تھا۔ اسلام نے زمانہ جاہلیت کے ان تمام
رسومات کا نفی کی یوں فرمائی۔

وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ

اور جب زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا

بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ (التکویر)

اسے کس جرم میں قتل کیا گیا

یوں اسلام نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کو ختم کیا
عورت کو زندہ رہنے کا حق عطا فرمایا۔ اسی طرح ارشاد
باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ

اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل مت کرو
لہذا اسلام نے تمام انسانوں اور عورتوں کو بالخصوص
زندہ رہنے کا حق عطا کیا ہے

2- تجارت کا حق

اسی طرح اسلام نے عورتوں کو
تجارت اور رزق حلال کمانے کا حق بھی عطا فرمائے تاکہ
ضرورت پڑنے پر وہ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے بلکہ شرعی
تقاضوں کے مطابق رزق حلال حاصل کر سکے۔

3- رشتے کا حق

اسی طرح اسلام نے عورت
کا اپنی مرضی سے رشتہ کرنے کا حق دیا ہے۔ نکاح
میں ایجاب و قبول کا عمل اس بات کی بہترین دلیل
ہے کہ اسلام نے عورت کو اسکی اجازت کے بغیر
کسی سے نکاح نہ دینے کی ممانعت کی ہے

۴- حق وراثت

اسی طرح اسلام نے عورت کو دوگنا حق وراثت عطا فرمایا۔ نہ صرف وہ باپ کی وراثت میں حق دار ہے بلکہ وہ شوہر کی وراثت میں بھی حق دار قرار دی گئی۔ یوں اسلام نے عورت کو دوگنا حق وراثت عطا کیا۔

۵- تعلیم کا حق

اسی طرح اسلام نے عورتوں کو حق تعلیم دے کر انہیں باوقار بننے کا حق عطا کیا ہے حدیث نبوی ہے۔

طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

یوں اسلام نے بلا امتیاز تعلیم کا حق بھی عورت کو عطا کیا۔

۶- اولاد کو ماں کے حقوق ادا کرنے کا پابند بنا کر عورت کے وقار کو عروج بخشا

اسلام نے اولاد کو ماں کے حقوق ادا کرنے کا پابند کچھ یوں بنایا

"اور جب تمہارے والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے میں پہنچ جائے تو انکے سامنے اف تک نہ کہنا اور نہ ہی انہیں جھڑکنا۔ (سورۃ بنی اسرائیل)

گویا اسلام نے والدین اور عورتوں کی بھی اولاد کو انکے تابع فرما دیا۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے۔

جب ایک صحابی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اگر میں اپنی والدہ کو اٹھا کے حج کرا دوں

Date: 14

تو کیا اسکے حقوق ادا ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا سہ پیدائش کے دوران ایک آہ کا قرض بھی نہیں اترا۔
مفہوم حدیث

حاصل بحث

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اس بات کی گواہ ہے کہ اسلام نے عورتوں کو اعلیٰ ترین مقامات سے نوازا۔ نبی اکرم ﷺ کا حضرت فاطمہ رض کی آمد پر کھڑے ہونا عورتوں کو دیئے گئے مقام کی بہترین دلیل ہے اسی طرح اسلام نے عورتوں کو تعلیم سے لے کر وراثت تک تمام حقوق عطا فرما کر ان کا وقار بلند کر دیا۔

سوال نمبر 7

اسلام میں قانون کے ذرائع

اسلام میں قانون کے درج ذیل ذرائع ہیں

1- قرآن پاک
2- سنتِ رسول ﷺ / احادیث مبارکہ
3- اجماع
4- قیاس
5- اجتہاد

1- قرآن پاک بطور ذریعہ قانون

اسلام میں قانون کا سب سے اہم ترین ذریعہ قرآن پاک اور اسکی تعلیمات ہے۔ جس طرح اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور جامع دین ہے۔ اسی طرح قرآن پاک ایک مکمل

اور جامع کتاب ہے جو ہر لحاظ سے مسلمانوں کی رہنمائی فراہم کرتی ہے قانون کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ یہ اسلامی قانون کا محفوظ ترین ذریعہ ہے جسکی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے یوں لیا۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون

ہم نے یہ ذکر (قرآن) اتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں

قرآن پاک کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے کر اسے سب سے معتبر قانون کا ذریعہ بنا دیا۔

2- حدیث نبوی اور سنتِ رسولؐ

اسی طرح حدیث نبویؐ اور سنت رسولؐ بھی اسلامی قانون کے اہم ترین ذرائع ہے۔ ارشاد ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

تحقیق تمہارے لئے تمہارے رسولؐ بہترین نمونہ ہے

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے

واطیعو اللہ واطیعو الرسول

اللہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسولؐ کی اطاعت کرو۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جس نے رسولؐ کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی

ان آیات مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ سنت رسولؐ اور اتباع رسولؐ قانون کے بہترین ذرائع میں سے ہیں

اجماع

اجماع سے مراد تمام امت کے علماء کا کسی ایک مسئلے پر اتفاق کر لینا ہے۔ اجماع بھی اسلامی قوانین کے اہم ترین ذرائع میں سے ہے۔

قیاس

قیاس سے مراد ایک نئے مسئلے کا اسی طرح کے مسئلے سے مطابقت کے ذریعے حل کرنا ہے۔ یہ بھی شریعت کے اہم ذرائع میں سے ہے

اجتہاد

اجتہاد سے مراد کسی نئے مسئلے کا عقل کو استعمال کر کے شریعت کے مطابق حل نکالنا ہے۔ یہ بھی شریعت کے اہم ترین ذرائع میں سے ہے

اسلام میں تعلیم کی اہمیت

اسلام میں تعلیم کو انتہائی اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن پاک کی پہلی وحی بھی پڑھنے کے الفاظ سے شروع ہوئی۔ ارشاد ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ

پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے آپ کو پیدا فرمایا۔

اسی طرح قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

اور ہم نے انسان کو علم دیا جو وہ نہیں جانتا تھا

اسی طرح ایک جگہ ارشاد فرمایا گیا۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

فرما دیجئے (اے محبوب ﷺ) کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں

گویا اسلام میں جاننے والے اور نہ جاننے والے کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی علم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے جیسا کہ ~~ارشاد~~ صحیح حدیث ہے

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے

گویا اسلام نے بلا تفریق جنس علم حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔ اسی طرح فرمایا گیا

علم مومن کی گمشدہ میراث ہے جہاں سے ملے اسے لے جائے۔

صحیح حدیث

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بدر کے وہ قیدیوں جو کہ مال کے لحاظ سے کمزور تھے انہیں مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کے بدلے رہا فرمایا۔